دار الافتاء

مولانا مفتی حافظ ثناء اللہ خاں مدنی
شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

زنا سے حرمت کا ثبوت؟ طلاق کے بعض مسائل
برتن میں پھونک مارنا؟ کونسے تعویذ شرک ہیں؟

کیا سجدۂ عبادت اور سجدۂ تعظیمی کے حکم میں کوئی فرق ہے؟

مندرجہ ذیل مسائل میں قرآن وحدیث اور فہم سلف کے مطابق آپکی رہنمائی مطلوب ہے:

① سجدہ لغیر اللہ کو ہمارے ہاں بالاتفاق حرام سمجھا جاتا ہے لیکن بعض لوگ 'سجدۂ تعظیمی' اور 'سجدۂ عبادت' میں فرق کرتے ہیں۔ اوّل الذکر کو حرام اور ثانی الذکر کو شرک وکفر اور مُخرج عن الملۃ قرار☆ دیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ موقف کتاب وسنت اور فہم سلف کے مطابق ہے؟ نیز کیا اس میں فاعل کی نیت اور اعتقاد کا کوئی دخل ہے یا نہیں؟

② کیا تعظیمی سجدہ، تعظیمی رکوع، تعظیمی قیام، تعظیمی قعود، تعظیمی طواف، یہ سب شرک ہیں یا صرف تعظیمی سجدہ ہی شرک ہے؟ اور کیا مندرجہ بالا مظاہر عبودیت زندہ و مردہ (یعنی قبر والوں اور حکام و اساتذہ یا قومی ترانے وغیرہ) کے لئے یکساں حکم رکھتے ہیں، یا ان میں کوئی فرق ہے؟

③ اگر یہ شرک ہے تو شرک کس درجے کا؟ اس کا مرتکب خارج عن الملۃ ہے یا نہیں؟ اس کا ذبیحہ کھانا اور اس سے رشتہ کرنا کیسا ہے؟

نوٹ: علمائے سلف میں سے مذکورہ بالا پہلوؤں پر جن علماے کرام نے جس پہلو پر بھی گفتگو کی ہو، براہِ کرم اس کا حوالہ بھی درج کردیجئے۔ جزاکم اللہ

(ابوعبدالرب عبدالقدوس سلفی، اسلام آباد)

☆ دیکھئے: أشرف الحواشي از مولانا محمد عبدہؒ: صفحہ ۸، درسِ بخاری از حافظ محمد گوندلویؒ: صفحہ ۴۰۳،۴۰۴ اور أحکام ومسائل از حافظ عبدالمنان نورپوری: صفحہ ۶۹

© rasailojaraid.com

الجواب بعون الوہاب: سجدۂ تعظیمی اور سجدۂ عبادت میں کوئی فرق نہیں، دونوں شرک ہیں جو لوگ سجدۂ تعظیمی کو شرک قرار نہیں دیتے، ان کا اشکال یہ ہے کہ سجدۂ تعظیمی پہلی اُمتوں میں چلا آرہا تھا اور صرف اسلام نے اسے ممنوع اور حرام قرار دیا ہے، ورنہ سجدۂ عبادت تو غیراللہ کے لئے شرک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بلا شبہ شرک جملہ شرائع میں سے کسی شریعت میں جائز نہیں رہا، تاہم اس کے مظاہر کی شکلیں بدلتی رہیں، اس طرح وہ شریعت کی جزئیات بن جاتی ہیں۔ جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں صلبی اولاد کا آپس میں نکاح جائز تھا جو بعد میں حرام ہوگیا اور اگر آج کوئی اس کے جواز کا دعویدار ہو تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے خواہش پرستی کو معبود بنالیا۔ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوَاهُ﴾ (الجاثية:۲۳)

''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔''

یہی کیفیت سجدۂ تعظیمی ہو یا عبادت، ہر دو کی ہے۔ اگر وہ اللہ کے حکم سے ہے تو وہ غیر کی عبادت میں شامل نہیں اور اگر وہ اپنی مرضی سے ہے تو وہ غیر کی عبادت ہے جو شرک کے زمرہ میں داخل ہے، کیونکہ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے، کسی کو اس میں دخل نہیں اور دخل اندازی کرنے والا مشرک ہے۔ مثلاً کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا عین اللہ کی عبادت ہے اور اس کے ماسوا کسی اور مکان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا عین شرک ہے، کیونکہ طریقۂ عبادت مقرر کرنا صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللهُ﴾ (الشوریٰ:۲۱)

''کیا اُن کے وہ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿لاَ تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلاَ لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا للهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (حمٓ السجدة: ۲۷)

''تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت منظور ہے۔''

© rasailojaraid.com

اس آیتِ کریمہ میں مطلقاً غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے استاذ محدث روپڑیؒ رقم طراز ہیں کہ

''اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج، چاند پر ہی موقوف نہیں بلکہ سجدہ محض خالق کا حق ہے، مخلوق کا نہیں؛ خواہ سورج، چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو اور ﴿إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہوگیا تو پھر خاص اللہ کے عابد نہیں رہو گے، بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے قرآنِ مجید میں ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (آلِ عمران:۳۱)

''کہہ دیں کہ اگر تم مجھؐ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے، خواہ کسی طرح سے ہو تو پھر اللہ کی محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیتِ بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہئے کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدۂ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص اللہ کے عابد نہیں رہ سکتے بلکہ مشرک ہو جاؤ گے۔ گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ بھی رکھے اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہؒ میں ہے:

أما تقبيل الأرض ووضع الرأس ونحو ذلك مما فيه السجود، مما يفعل قدام بعض الشيوخ وبعض الملوك فلا يجوز، بل لايجوز الانحناء كالركوع أيضا كما قالوا للنبي ﷺ: الرجل منا يلقى أخاه أينحني له؟ قال: «لا» ولما رجع معاذ من الشام سجد للنبي ﷺ فقال: «ما هذا يا معاذ؟» قال: يا رسول الله ! رأيتهم في الشام يسجدون لأساقفتهم ويذكرون ذلك عن أنبيائهم فقال: «كذبوا عليهم لوكنت آمرًا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها من أجل حقه عليها. يا معاذ ! إنه لا ينبغي السجود إلا لله» وأما فعل ذلك تدينا وتقربا فهٰذا من أعظم المنكرات، ومن اعتقد مثل هذا قربة وتدينا فهو ضالّ مفتر، بل يبين له أن هٰذا ليس بدين ولا قربة فإن أصر على ذلك اُستيب فإن تاب وإلا قتل (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج۱ ص۱۱۶، طبع جدید: ج۱/۲ ۳۷۲)

''زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور ایسی ہی وہ صورتیں جس میں بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے سجدہ کیا جاتا ہے تو یہ کچھ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ تو فرمایا: نہیں اور جب حضرت معاذؓ سفر شام سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا آپؐ نے فرمایا: اے معاذ! یہ کیا؟ کہا: میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علما کو ایسے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ جھوٹ ہے۔ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا، اس کے شوہر کے اس پر حق کی وجہ سے۔ اے معاذؓ! سوائے اللہ کے کسی کے لئے سجدہ لائق نہیں۔'' اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے (البتہ قتل وغیرہ کے ڈر سے ایسا کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ میں شامل نہیں بلکہ بعض کے نزدیک جائز ہے) جو اس کا اعتقاد رکھے، وہ گمراہ مفتری ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں، پھر بھی اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔''

قریب قریب اس قسم کی روایتیں مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں کہ غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں، اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کے لئے سجدہ کا حکم ہوتا اور مشکوٰۃ کے اسی باب میں آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کرنے کی ممانعت بھی مذکور ہے۔ اور جب آپ ﷺ کو یا آپؐ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کے لئے کس طرح اجازت ہوگی بلکہ مشکوٰۃ باب القیام میں قیامِ تعظیمی سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہوگا؟ خلاصہ یہ ہے کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کے لئے جائز نہیں، نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ۔ یہی وجہ ہے کہ قبروں میں ممانعت ہے، تاکہ عبادِ قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقۃً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کے لئے کیونکر جائز ہوگا۔'' (فتاویٰ اہلحدیث: ۱/۱۴۷ تا ۱۵۰)

سعودی عرب کی 'دائمی کمیٹی برائے فتاویٰ و بحوثِ علمیہ' کا فتویٰ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے، اس طرح غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا بھی شرک ہے۔ اس کے شرعی حکم کی وضاحت کے باوجود اگر کوئی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرتا ہے تو اس کی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی، اگرچہ وہ نماز، روزہ کرے۔

مشرک جب شرک پر مرجائے تو اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ ہاں البتہ موت سے پہلے خالص توبہ کی صورت میں اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (فتویٰ نمبر: ۴۳۶۰)

اور فتویٰ نمبر ۹۸٦۸ میں یہ سوال کیا گیا ہے :

❁ کیا والدین جیسی معزز ہستی کے لئے رکوع کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں بلکہ یہ شرک ہے کیونکہ رکوع عبادت اور سجدے کی طرح اللہ کے لئے ہے، ان دونوں فعلوں کو غیراللہ کے لئے کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة :۱/۳۳٦، ۳۳۷)

جو اہل علم سجدۂ تعظیمی کو شرک قرار نہیں دیتے، سابقہ دلائل کی بنا پر ان کا موقف درست نہیں۔ فاعل جب جملہ وضاحتوں کے حکم سے واقف ہو تو فیصلہ صرف ظاہر کی بنا پر ہوگا، فاعل کی نیت اور اعتقاد کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

❷ سوال میں اشارہ کردہ جملہ اُمور شرک ہیں۔ البتہ قومی ترانے وغیرہ کے بارے میں فتویٰ نمبر۲۱۲۳ میں ہے کہ قومی جھنڈا یا قومی سلام کی خاطر کھڑا ہونا منکر بدعات سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفاے راشدین کے عہد میں یہ شے موجود نہ تھی اور یہ کمالِ توحید کے وجوب کے منافی ہے اور مسلمانوں پر صرف اللہ وحدہ لا شریک کی تعظیم واجب ہے، اس لحاظ سے بھی یہ اس تعظیم کے منافی ہے۔ مزید برآں یہ شرک کی طرف بھی ایک ذریعہ ہے اور اس میں کفار کی مشابہت ہے۔ اور یہ قبیح عادات میں ان کی تقلید ہے جبکہ نبی ﷺ نے ان کی مشابہت یا ان کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (فتویٰ مندرجہ بر صفحہ ۳۳۵)

اساتذہ یا بڑے لوگوں کی خاطر قیام کرنا یا سلوٹ مارنا بھی ممنوع ہے، کیونکہ

خیر الهدي هدي محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها

''بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور دین میں اختراعات بدترین اُمور ہیں۔''

نبی ﷺ جب تشریف لاتے تو صحابہ کرامؓ آپ کے لئے اُٹھتے نہ تھے، کیونکہ آپؐ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ کسی مدرّس کو یہ لائق نہیں کہ طلبہ کو اپنی تعظیم کی خاطر قیام کا حکم دے اور طلبہ کے لئے بھی یہ لائق نہیں کہ جب اساتذہ کھڑا ہونے کا حکم کریں تو اس میں ان کی تعمیل کریں۔ کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ (فتویٰ بر صفحہ:۱/۲۳۴)

© rasailojaraid.com